Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ ۲۳ ہجرت ۱۳۵۸ ہش ۲۳ مئی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۱۵

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

جو لوگ بے صبری کرتے ہیں وہ شیطان کے قبضہ میں آجاتے ہیں

متقی بے صبری کے خلاف جنگ کرتا اور استقامت کو ہر حال میں لازم پکڑتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ (حٰمٓ السجدہ آیت ۳۱)

ترجمہ:- وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا ربّ ہے۔ پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدے پر قائم ہو گئے اُن پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنّت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ فَاِنَّ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ یُدَاوِمُ عَلَیْہِ صَاحِبُہٗ۔ (ترمذی)

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ وہ عمل محبوب اور پسند ہوتا جس پر کام کرنے والا مداومت کرتا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"جو لوگ بے صبری کرتے ہیں وہ شیطان کے قبضے میں آجاتے ہیں۔ سو متقی کو بے صبری کے ساتھ بھی جنگ ہے۔ بوستان میں ایک عابد کا ذکر کیا گیا ہے کہ جب کبھی وہ عبادت کرتا تو ہاتف یہی آواز دیتا کہ تو مردود و مخذول ہے۔ ایک دفعہ ایک مرید نے یہ آواز سن لی اور کہا کہ اب یہ تو فیصلہ ہو گیا اب ٹکریں مارنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ وہ بہت رویا اور کہا کہ میں اُس جناب کو چھوڑ کر کہاں جاؤں، اگر ملعون ہوں تو ملعون ہی سہی، غنیمت ہے کہ مجھ کو ملعون تو کہا جاتا ہے۔ ابھی یہ باتیں مرید سے ہو ہی رہی تھیں کہ آواز آئی کہ تو مقبول ہے۔ سو یہ سب صدق و صبر کا نتیجہ تھا جو متقی میں ہونا شرط ہے۔ یہ جو فرمایا ہے کہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا یعنی ہمارے راہ کے مجاہد راستہ پا ویں گے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس راہ میں پیمبر کے ساتھ مل کر جد و جہد کرنا ہوگا۔ ایک دو گھنٹہ کے بعد بھاگ جانا مجاہد کا کام نہیں بلکہ جان دینے کے لئے تیار رہنا اس کا کام ہے۔ سو متقی کی نشانی استقامت ہے جیسے کہ فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا الخ یعنی جنہوں نے کہا کہ ربّ ہمارا اللہ ہے اور استقامت دکھائی اور ہر طرف سے منہ پھیر کر اللہ کو ڈھونڈا مطلب یہ کہ کامیابی استقامت پر موقوف ہے اور وہ اللہ کو پہچاننا اور کسی ابتلاء اور زلازل اور امتحان سے نہ ڈرنا ہے۔ ضرور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مورد مخاطبہ و مکالمہ الٰہی انبیاء کی طرح ہوگا۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۴، ۲۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل کی نسبت کسی قدر بہتر ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر جماعت کے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

درخواست دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ربوہ)

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب اپنے کاروبار کے سلسلہ میں جرمنی روانہ ہوئے ہیں۔ پچھلے ماہ چپ بورڈ فیکٹری میں آگ لگ گئی تھی جس سے بعض مشینیں جل گئی تھیں آپ کا یہ سفر نئی مشینوں کی خریداری کے سلسلہ میں ہے۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور جس غرض سے آپ سفر پر روانہ ہو رہے ہیں اپنے فضل سے اس غرض کو پورا فرمائے اور آپ کامیاب و کامران واپس تشریف لائیں۔ آپ دل کے بھی مریض ہیں صحت کاملہ کے لئے بھی دعائے خاص کی درخواست ہے۔

دعائے خاص کی تحریک

بتاریخ ۲۰ مئی ۱۹۷۹ء بروز اتوار عزیزہ مکرمہ صاحبزادی امۃ الشکور بیگم صاحبہ کا اپریشن ہوا ہے۔ پتّے میں خرابی تھی میجر اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کو جلد کامل صحت عطا فرمائے اور ہر حال میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

پرائیویٹ سیکرٹری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۶ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ
۲۳ ہجرت ۱۳۵۸ ہش
۲۳ مئی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صراطِ مستقیم اور اس سے بھٹکنے کی سزا

یہ امر قرآن مجید سے ظاہر و باہر ہے کہ عنداللہ اجر و ثواب اور انعام و اکرام کا مورد بننے کے لئے محض صداقت کو قبول کرنا اور اس پر ایمان لانا کافی نہیں ہے۔ انسان عنداللہ اجر و ثواب اور انعام و اکرام کا مستحق اُس وقت بنتا ہے جب وہ صراطِ مستقیم پر گامزن ہوتا ہے اور پورے استقامت کے ساتھ اُس پر گامزن رہتا ہے۔ اسی لئے اُسی نے مومنوں کو اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا سکھائی ہے اور اس دعا کو دن میں بار بار مانگنے اور زندگی بھر مسلسل مانگتے چلے جانے کی ہدایت فرمائی ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ صراطِ مستقیم یعنی سیدھی راہ سے کونسی راہ مراد ہے؟ سو اس سے مراد زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ وہ حدود ہیں جنہیں اُس نے شریعت میں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ ان حدود کے مطابق اپنے اعمال و کردار کو بنانا اور اس میں کوئی کجی نہ آنے دینا ہی صراطِ مستقیم پر گامزن ہونا ہے۔ جب انسان ان حدود سے اِدھر اُدھر ہوتا ہے وہ گویا صراطِ مستقیم سے بھٹک جاتا ہے جس کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ وہ منعم علیہ گروہ سے نکل کر مغضوب اور ضالین کے گروہ میں جا شامل ہوتا ہے جنہیں اللہ تعالےٰ نے ظالم قرار دیا ہے۔ اس لحاظ سے جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود یعنی صراطِ مستقیم سے اِدھر اُدھر ہوتا ہے وہ اپنی جان پر آپ ظلم کرتا ہے اور اسے اس ظلم کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مقررہ حدود سے اِدھر اُدھر ہونے سے بڑی سختی سے منع فرمایا ہے اور ساتھ ہی اس کے ہولناک انجام سے بھی خبردار کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا:-

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۭ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ (ھود آیت ۱۱۳)

ترجمہ:- پس (اے رسول!) تُو ان لوگوں سمیت جنہوں نے تیرے ساتھ ہو کر (ہماری طرف) رجوع کیا ہے (اس طرح پر) جس طرح تجھے حکم دیا گیا ہے سیدھی راہ پر قائم رہ۔ اور (اے مومنو!) تم کبھی حد سے نہ بڑھنا جو کچھ تم کرتے ہو وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ سیدھی راہ پر قائم رہنے سے مراد اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کی پوری پوری پابندی ہے جبھی تو اُس نے علی الخصوص مومنوں کو مخاطب کرکے ساتھ ہی خبردار فرمایا کہ دیکھنا! حد سے نہ بڑھنا اور یہ نہ سمجھنا کہ اگر تم اُس کی مقرر کردہ حدود سے اِدھر اُدھر ہو گے تو خدا کو اس کا پتہ نہ چل سکے گا۔ وہ علیم و بصیر ہے۔ تمہاری ایک ایک حرکت ہر وقت اور ہر لحظہ اس کی نگاہ میں ہے۔

پھر چونکہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرنا خود اپنی جان پر ظلم کرنے کے مترادف ہے اور ظلم کا انجام بہت بُرا ہوتا ہے اس لئے اگلی ہی آیت میں مزید خبردار فرمایا:-

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝

(ھود آیت ۱۱۴)

ترجمہ:- اور (اے مومنو!) تم (اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرکے) اُن لوگوں کی طرف جنہوں نے ظلم (کا شیوہ اختیار) کیا ہے نہ جھکنا ورنہ تمہیں (بھی جہنم کی) آگ (کی لپٹ) پہنچے گی اور (اُس وقت) اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست (اور مددگار) نہ ہوگا اور تمہیں (کسی طرف سے بھی) مدد نہیں ملے گی۔

اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑ کر صراطِ مستقیم سے بھٹک جانا کوئی معمولی فروگذاشت نہیں ہے۔ یہ وہ لغزش ہے جو ایک مومن کو ظالموں میں جا شامل کرتی ہے اور اسے جہنم کا مستحق بنا دیتی ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے خبردار فرمایا کہ پہلے زمانوں میں نافرمان قومیں اسی لئے تباہ ہوئیں کہ ان کے سمجھدار لوگوں نے قوم کے باقی لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرنے سے منع کرنا ترک کر دیا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ چند ایک نیک لوگوں کے سوا باقی سب صراطِ مستقیم سے بھٹک کر ظلم کرنے اور فساد پھیلانے پر تُل گئے اور اس دُنیا میں خدا کی گرفت میں آئے بغیر نہ رہے۔ چنانچہ فرمایا:-

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۝

(ھود آیات ۱۱۷، ۱۱۸)

ترجمہ:- پھر کیوں ان قوموں میں سے جو تم سے پہلے (زمانہ میں) تھیں ایسے عقلمند (لوگ) نہ نکلے جو (لوگوں کو) ملک میں بگاڑ پیدا کرنے سے روکتے سوائے چند ایک کے جنہیں ہم نے (ان کے بدیوں سے رُکنے اور روکنے کی وجہ سے تباہ ہونے سے) بچا لیا اور (باقی لوگ) جنہوں نے ظلم (کا شیوہ اختیار) کیا تھا اُس (مال و متاع کی لذت) میں مشغول ہو گئے جس میں انہیں آسودگی بخشی گئی تھی اور وہ مجرم ہو گئے۔ اور تیرا رب ایسا ہرگز نہیں ہے کہ (ملک کی) آبادیوں کو باوجود اسکے کہ ان کے رہنے والے اصلاح (کے کام) کرنے والے ہوں ازراہِ ظلم ہلاک کر دے (یعنی ہلاک وہ اُنہی کو کرتا ہے جو حدود اللہ کو توڑ کر صراطِ مستقیم سے بھٹک جاتے اور ظلم کے مرتکب ہوتے ہیں)۔

پس اللہ تعالےٰ کی مقرر کردہ حدود کو توڑ کر صراطِ مستقیم کو عمداً ترک کرنا بہت ہی خطرناک معصیت ہے اور اس کا انجام دُنیا اور آخرت دونوں میں بہت ہولناک ہے۔ اہلِ علم اور سمجھدار لوگوں کی اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ نہ صرف خود حدود اللہ کا پورا پورا احترام کرتے ہوئے صراطِ مستقیم پر گامزن رہیں بلکہ دوسروں کو بھی حدود اللہ کو توڑنے کے ہولناک انجام سے آگاہ کرکے انہیں صراطِ مستقیم سے نہ بھٹکنے دیں۔ یہ ایک نہایت ہی اہم ذمہ داری ہے اور مامورینِ الٰہی اور ان کی جماعتوں پر یہ بدرجۂ اولیٰ عائد ہوتی ہے اور وہ اس دردمندی اور جانسوزی سے اسے ادا کرتی ہیں کہ گویا وہ اس فکر میں اندر ہی اندر گُھل رہی ہوتی ہیں۔

دوسروں کو حدود اللہ کا پابند بنانے میں اس دردمندی اور جانسوزی کا سب سے اعلیٰ نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا۔ جب سورۂ ہود کی آیت فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ نازل ہوئی تو اس وقت تک آپؐ کا کوئی ایک سفید بال بھی نہ نکلا تھا لیکن لوگوں کو صراطِ مستقیم پر گامزن رکھنے کی فکر میں آپؐ کے سفید بال نکلنے شروع ہو گئے چنانچہ آپؐ فرمایا کرتے تھے فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ کی آیت نے مجھے بوڑھا کر دیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپؐ کے اس نہایت ہی ارفع و اعلیٰ نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب یہ ارشاد ہوا فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ...... الخ تو لکھا ہے کہ آپؐ کے کوئی سفید بال نہ تھا۔ پھر سفید بال آنے لگے تو آپؐ نے فرمایا مجھے سورہ ہود نے بوڑھا کر دیا...... آپؐ کی یہ حالت کیوں ہوئی صرف اس لئے کہ تا ہم اس سے سبق لیں ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور مقدس زندگی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ہادیٔ کامل اور پھر قیامت تک کے لئے اور اس پر کُل دُنیا کے لئے مقرر فرمایا۔ آپؐ کی زندگی کے کُل واقعات ایک عملی تعلیمات کا مجموعہ

(باقی صـ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مکرم سید سجاد احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یقیناً یاد رکھو کہ جب تک انسان کی عملی حالت درست نہ ہو زبان کچھ چیز نہیں۔ یہ نری لاف و گزاف ہے زبان تک جو ایمان رہتا ہے اور دل میں داخل ہو کر اپنا اثر عملی حالت پر نہیں ڈالتا۔ وہ منافق کا ایمان ہے۔ سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کرے۔ سچا ایمان ابوبکر اور دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال تو مال جان تک کو دے دیا اور اس کی پرواہ بھی نہ کی۔ جان سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔ مگر صحابہؓ نے اسے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیا۔ انہوں نے اس بات کی پرواہ ہی نہیں کی کہ بیوی بیوہ ہو جائے گی یا بچے یتیم رہ جائیں گے بلکہ وہ ہمیشہ اسی آرزو میں رہتے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہماری زندگیاں قربان ہوں۔"

(ملفوظات جلد ۸)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اطاعت اور اتباع رسولؐ کے بارہ میں بڑی تاکید کے ساتھ مسلمانوں کو تلقین کی ہے اور منصب نبوت و رسالت کو تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ جو بھی رسول اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوا اس کی کامل اطاعت اور انتہائی فرمانبرداری کی جائے۔ ارشاد باری ہے

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ
إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ
(النساء)

اور ہم نے کوئی رسول بھی سوائے اس غرض کے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے نہیں بھیجا۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا
الرَّسُولَ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

پھر فرمایا

وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُولَ
فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ

اور جو رسول کی اطاعت کرتا ہے تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا مطیع ہے

إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ
اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ
اللّٰهُ۔

اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے۔

رسول کی اطاعت اور فرمانبرداری سے اللہ تعالیٰ کا مقصد یہ ہے کہ ان کا عملی نمونہ اور اسوہ اپنایا جائے کیونکہ کتاب الٰہی اصولی تعلیم پر مشتمل ہوتی ہے لیکن اس کا عملی نمونہ رسول کی زندگی میں ملتا ہے۔ گویا کتاب متن ہے اور رسول کی زندگی اس کی شرح۔ اسی لئے فرمایا گیا ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ
فِي رَسُولِ اللّٰهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

یقیناً تمہارے لئے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی ایک اعلیٰ نمونہ ہے اور یہ اعلیٰ نمونہ رسول کی ساری زندگی پر محیط ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ہمارے نبی کریم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی حضرت عائشہؓ کے مطابق

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ

کی تفسیر تھی۔ اور آپؐ کے متعلق قرآن کریم نے بڑی صراحت کے ساتھ فرمایا

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ
الْهَوٰى إِنْ هُوَ
إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى

کہ آپ اپنی خواہش نفس سے کچھ نہیں کہتے بلکہ جو کچھ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد اور وحی کے مطابق ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ رسول کی اتباع اور پیروی اور اس کی فرمانبرداری ہر معاملہ میں بلا چون و چرا کی جائے کیونکہ

؎ گفتہ او گفتۂ اللہ بود

اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے جو نبی بھی مبعوث فرمایا وہ انسانوں میں سے ہی بھیجا تاکہ انسان اس کی پوری طرح اطاعت کر سکیں اور قرآن کریم سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ہر قوم نے اس امر پر تعجب کا اظہار کیا ہے کہ انسانوں میں سے رسول کیوں آتے ہیں اور یہ رسول ہم میں سے ہمارے ہی جیسا کیوں ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت بھی اہل مکہ نے سابقہ امم کی طرح اس پر حیرت و تعجب کا اظہار کیا کہ

أَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا
رَّسُولًا (۱۷:۹۵)

کیا اللہ تعالیٰ نے ایک بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي
الْأَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ
يَّمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ
لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ
مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا
رَّسُولًا۔

ان سے کہہ دے کہ اگر زمین پر فرشتے اطمینان کے ساتھ چلتے پھرتے ہوتے تو پھر یقیناً آسمان سے فرشتے ہی رسول بنا کر بھیجتے لیکن چونکہ زمین پر انسان بستے ہیں اسی لئے انسانوں میں سے ہی رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ انسان کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے انسان کے علاوہ کسی اور مخلوق کی زندگی باعث ہدایت اور رہنما نہیں بن سکتی۔ ایک انسان ہی انسانی عادات و اطوار رکھتے ہوئے اپنی زندگی کے ہر مرحلہ میں دوسرے انسان کے لئے عملی نمونہ بن سکتا ہے۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی توحید ربوبیت۔ عبادت۔ معاشرت اور آخرت جیسے امور کا تعلق ہے انسان کے علاوہ فرشتے یا اور کوئی مخلوق بھی انسانوں تک یہ احکام پہنچا سکتی تھی۔ لیکن اس سے وہ مقصد پورا نہ ہو سکتا جو بعثت رسول کی اساس ہے یعنی رسول کا عملی نمونہ۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہرگز نہ تھا کہ صرف تعلیم دی جائے اور عملی و اصولی انداز میں لوگوں تک احکام پہنچا دیئے جائیں۔ اور صرف ایک منشور ہو کہ جو لوگوں میں پھیلا دیا جائے اور لوگ اس سے پڑھیں اور جس کا جس طرح ذہن کام کرے اس پر عمل کرے اور جس کا جو جی چاہے اس کی تاویل کرلے بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو حکیم و علیم ہے اور جو انسان کی فطرت کا خالق و مالک ہے اور انسان کی چھوٹی سے چھوٹی عادت کو جاننے والا ہے۔ اور

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْأَرْضِ وَ
إِنْ تُبْدُوا مَا فِي
أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ
يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ

جس کا ارشاد ہے اس ذات باری کا منشاء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث شدہ رسول تم میں سے یعنی انسانوں میں سے ہو تاکہ اس کے [illegible] نمونہ سے تم اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری با حسن و خوبی کرنے والے بن سکو زندگی کے ہر مرحلے میں رسول کا نمونہ تمہارے سامنے موجود ہو۔ اور بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے جو اس نے اپنے بندوں پر کیا جیسا کہ فرمایا

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ إِذْ
بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا
مِّنْ أَنْفُسِهِمْ
(۳:۶۴)

یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان فرمایا ہے کہ اس نے ان میں سے ہی رسول بھیجا ہے۔ اس میں کسی کو کیا کلام ہو سکتا ہے کہ ہمارے پیارے نبی محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم احسن الناس اجود الناس اشجع الناس تھے اور قرآن کریم کے الفاظ میں

إِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ

(باقی)

کے مظہر اور آپ نے [illegible] صلی اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعالیٰ کے ارشاد پر یہ اعلان فرمایا فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ اے لوگو میں نے ایک بڑا حصہ اپنی عمر کا تمہارے ساتھ گذارا ہے اس دعوائے نبوت سے قبل کیا تم نہیں سمجھتے۔ گویا لوگوں پر یہ واضح کیا گیا ہے کہ رسول کی زندگی ایک کھلی کتاب ہے اور دعوئے نبوت سے قبل بھی آپ کی زندگی کا ہر لمحہ لوگوں کے لئے ایک بہترین نمونہ ہے اسی لئے بار بار یہ تاکید کی گئی ہے کہ تم جو مسلمان کہلاتے ہو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اطاعت اور فرمانبرداری کا جوا اپنی گردنوں پر رکھتے ہو اور اسلامی نظام اور اسلامی اقتدار کو بروئے کار لانا چاہتے ہو فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (۷:۱۵۸) پس اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ جو نبی بھی ہے اور اُمّی بھی ہے اور جو ایمان لاتا ہے اللہ پر اور اس کے کلمات پر اور اس کی اتباع کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

اطاعت اور اتباع دو لفظ الگ الگ مفہوم اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اطاعت کا اطلاق فرائض وواجبات، عبادات اور اوامر ونواہی پر ہوتا ہے اور اتباع کا اطلاق سنن وآداب اور سیرت نبوی پر۔ اسی لئے علماء کرام یہ کہتے ہیں کہ اَطِیْعُوا اللّٰهَ فِیْ فَرَائِضِهٖ وَالرَّسُوْلَ فِیْ سُنَّتِهٖ یعنی اللہ کی اطاعت کرو اس کے فرائض میں اور رسول کی اس کی سنتوں میں۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے نماز کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور فرض لیکن طریق ادائیگی نماز سنّتِ نبوی پر ہے یعنی حضور پاکؐ کا عملی نمونہ اور حضورؐ کا طریق کار اس بارہ میں ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے اسی طرح تمام احکام میں قرآن کریم نے اصولی طور پر مومنوں کو عمل کرنے اور ایمان لانے کی تلقین و تاکید فرمائی ہے اور نبی پاکؐ نے اس پر عمل کر کے ساری اُمّت کو اس کی جزئیات تک سے آگاہ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمام مومنوں کو حضور پاکؐ کی پوری فرمانبرداری کی تاکید فرمائی ہے اور یہاں تک فرمایا ہے کہ ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی پوری پوری اطاعت کرو۔ حکم ربانی یوں ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۔ اے ایمان دارو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے فرمانرواؤں کی بھی اطاعت کرو۔ پھر اگر تم (حکام سے) کسی امر میں اختلاف کرو تو اگر تم اللہ اور پیچھے آنے والے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو (اور ان کے حکم کی روشنی میں معاملہ طے کرو) یہ (بات) بہتر اور انجام کے لحاظ سے زیادہ اچھی ہے۔

اطاعت کا یہ مفہوم ہرگز نہیں ہے کہ جس کی اطاعت کی جا رہی ہے اس کے سامنے جسم تو جھک جائے کسی خوف یا طمع کی وجہ سے لیکن دل و دماغ باغی رہیں۔ یہاں تو ظاہر و باطن ہر طرح کی اطاعت مطلوب ہے اور یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ (۲:۲۰۸) (اے ایمان دارو اسلام میں پورے طور پر داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو) کا ارشاد ہے۔

اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کے ارشاد والی آیت سے آگے کی آیات بھی اسی مفہوم کی ہیں اور ان میں یہ بتایا گیا ہے کہ جو لوگ محض زبانی دعوے کرتے ہیں ان کا معاملہ کیسا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے (ترجمہ)

"کیا تو نے ان لوگوں کا حال نہیں دیکھا جو دعوے کرتے ہیں کہ جو (کچھ) تیری طرف نازل کیا گیا ہے اور (نیز) جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا وہ اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ سرکشوں سے فیصلہ نہ کرائیں اور ان کے کہے پر نہ چلیں وہ چاہتے ہیں کہ انہی سے فیصلہ کرائیں حقیقۃً شیطان چاہتا ہے کہ انہیں خطرناک گمراہی میں ڈال دے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے اُتارا ہے اس کی طرف اور رسول کی طرف آؤ تو تُو منافقوں کو دیکھتا ہے کہ وہ تجھ سے بالکل پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ پھر یہ کیوں ہوتا ہے کہ جب اُن پر ان کے افعال کے نتیجہ پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ گھبرا جاتے ہیں اور تیرے پاس اللہ کی قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں کہ ہم نے تو صرف نیک سلوک اور صلح کرانے کا ارادہ کیا تھا۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو کچھ ان کے دلوں میں ہے اللہ اسے خوب جانتا ہے پس تُو ان سے اعراض کر اور انہیں نصیحت کر اور انہیں ان کے نفوس کے متعلق مؤثر بات کہہ۔ اور ہم نے کوئی رسول بھی سوائے اس غرض کے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے نہیں بھیجا اور جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اگر اس وقت وہ تیرے پاس آتے اور اللہ سے بخشش چاہتے اور رسول بھی اُن کے حق میں بخشش طلب کرتا تو وہ ضرور اللہ کو بہت شفقت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پاتے۔

پس تیرے رب کی قسم ہے کہ جب تک وہ ہر اُس بات میں جس کے متعلق ان میں جھگڑا ہو جائے تجھے حَکم نہ بنائیں اور پھر جو فیصلہ تُو کرے اس سے اپنے نفوس میں کسی قسم کی تنگی نہ پائیں اور پورے طور پر فرمانبردار نہ ہو جائیں ہرگز ایماندار نہ ہوں گے۔"

(النساء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ پر عمل کرنے والوں میں سے بنائے اور ہمارا قول و فعل ایک جیسا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"سچ میں ایک جرأت اور دلیری ہوتی ہے۔ جھوٹا انسان بزدل ہوتا ہے وہ جس کی زندگی ناپاکی اور گناہوں سے ملوث ہے وہ ہمیشہ خوف زدہ رہتا ہے اور مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ایک صادق انسان کی طرح دلیری اور جرأت سے اپنی صداقت کا اظہار نہیں کر سکتا اور اپنی پاک دامنی کا ثبوت نہیں دے سکتا۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۲)

"اب غور کرو جبکہ حقیقی نیکی اور رضاءِ الٰہی کا حصول ان باتوں کے بغیر ممکن ہی نہیں تو پھر نری لاف گزاف سے کیا ہو سکتا ہے ... یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مومن ہے اور وہی بہشت میں داخل ہوتا ہے جو دین کو دُنیا پر مقدم رکھتا ہے .... یہ حالت انسان کے اندر پیدا ہو جانا آسان بات نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کو آمادہ ہو جائے مگر صحابہؓ کی حالت بتاتی ہے کہ انہوں نے اس فرض کو ادا کیا جب انہیں حکم ہوا کہ اس راہ میں جان دے دو۔ پھر وہ دُنیا کی طرف نہیں جھکے پس یہ ضروری امر ہے کہ تم دین کو دُنیا پر مقدم کر لو۔"

(ملفوظات جلد ۸)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

مطالعہ کتب

ماہ مئی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات بعنوان "اسلام مذہبی آزادی اور آزادیٔ ضمیر کا ضامن ہے" مقرر ہے خدام سے گذارش ہے کہ وہ اس کتاب کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریمِ شراب اور صحابہؓ کا عمل

مکرم مولوی قمر الدین صاحب، ربوہ

قرآن کریم میں شراب نوشی کی حرمت بیان کی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ یہ پلید چیز ہے اس سے اجتناب کیا جائے۔ ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ۔

کہ شراب اور جوا اور بت اور تیر اندازی کے تیر محض ناپاک اور شیطانی کام ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"یہ بات غلط ہے کہ سچا سکھ یا راحت کفار کو حاصل ہے ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ یہ لوگ شراب جیسی چیزوں کے غلام ہیں اور ان کے حوصلے کیسے پست ہیں اگر اطمینان اور تسکین ہو تو پھر خودکشیاں کیوں کرتے ہیں۔ لیکن مومن کبھی خودکشی نہیں کر سکتا۔ جیسے شراب اور دوسرے نشے لیکر غم غلط کرنے والے مشہور ہیں اسی طرح سب سے بہتر غم غلط کرنیوالا اور راحت بخشنے والا سچا ایمان ہے یہ مومن ہی کے لئے ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ۔"

(الحکم ۱۹۰۲ء)

نیز فرمایا:۔

"شراب انسانی شرم و حیا، عفت و عصمت کا جانی دشمن ہے۔ انسانی شرافت کو ایسا کھو دیتی ہے کہ جیسے کتے بلے اور گدھے ہوتے ہیں۔ اس کو بالکل انہی کے مشابہ ہو جاتا ہے .... فرمایا۔ جاہل نے اپنی کوششوں میں تو کمی نہیں کی کہ دنیا کو فسق و فجور سے بھر دے مگر آگے خدا کے ہاتھ میں ہے جو چاہے کرے۔ اسلام کی کیسی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے ایک شخص نے اسلام پر کوئی اعتراض کیا اس سے شراب کی بدبو آئی۔ اُسے حد مارنے کا حکم دیا کہ شراب پی کر اسلام پر اعتراض کیا۔ مگر اب تو کچھ حد و حساب نہیں شراب پیتے ہیں۔ زنا کرتے ہیں غرض کوئی بدی نہیں جو نہ کرتے ہوں مگر باایں ہمہ اسلام پر اعتراض کرنے کو تیار ہیں۔"

(الحکم ۱۹۰۳ء)

اسلام سے پہلے شراب کا بکثرت استعمال ہوتا تھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ صحبت اور پاک تربیت میں صحابہؓ نے سب برائیوں کو ترک کر دیا اور شراب جو ام الخبائث تھی اسے بھی چھوڑ دیا۔

موجودہ زمانہ میں بھی شراب کی مضرت کے پیش نظر حکومتیں اس سے اجتناب کی ہدایت کرتی ہیں اور ممنوع قرار دیتی ہیں لیکن بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کا یہ حال تھا کہ جونہی شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا صحابہؓ نے فوراً تعمیل کی اور شراب پینا ترک کر دیا اسی سلسلہ میں بخاری شریف (کتاب الاشربہ) کی حدیث ملاحظہ ہو۔ لکھا ہے کہ جب ہجرت کے چوتھے سال شراب کی تحریم کا حکم نازل ہوا تو اس حکم کا اعلان ہوتے ہی مسلمانوں نے شراب پینا ترک کر دیا۔ جب اس حکم کا مدینے کے گلی کوچوں میں اعلان کیا جاتا تھا اس وقت ایک انصاری کے گھر میں شراب کی محفل گرم تھی۔ دور چل رہا تھا۔ ایک خم لنڈھایا جا چکا تھا۔ دوسرے کی نوبت آنے کو تھی کہ اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینا ممنوع قرار دیا ہے۔

محفل میں سے ایک شخص اٹھ کر بولا کہ یہ شراب کی ممانعت کا حکم معلوم ہوتا ہے۔ ٹھہر جاؤ معلوم کر لیں۔ اس پر ایک اور شخص اٹھا اور اس نے مٹکے کو جو شراب سے بھرا ہوا تھا ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کہا کہ پہلے حکم کی تعمیل کرو اور پھر دریافت کرو۔

جماعت احمدیہ کیلگری (کینیڈا) کا جلسہ سیرۃ النبیؐ

مکرم ہشام قمر صاحب ملک کیلگری (کینیڈا)

امسال جماعت احمدیہ کیلگری کو اپنے نئے مشن ہاؤس میں سیرت النبیؐ پر جلسہ کرنے کی توفیق ملی۔ اس جلسہ کی تاریخ کا تعین ایک ماہ قبل محترم مشنری انچارج صاحب کینیڈا کی موجودگی میں ایک عام اجلاس میں کیا گیا۔

جلسہ سے قبل مختلف غیر مسلموں اور غیر از جماعت احباب کو شمولیت کی دعوت دی گئی۔ یونیورسٹی آف کیلگری کے شعبہ مذاہب عالم کے سربراہ مسٹر پیٹر کریگی کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر خطاب کرنے کی درخواست کی گئی۔ جو انہوں نے قبول کر لی۔

چنانچہ ۴ مارچ بروز اتوار اس جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ محترم عبدالباری احمدی نے کی۔ اس کے بعد صدر جماعت احمدیہ کیلگری محترم راجہ باسط احمد صاحب نے مختصراً جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور مسٹر پیٹر کریگی کو صدارت کے لئے کہا۔

جلسہ کی پہلی تقریر محترم مرزا محی الدین صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام قرآن کی رو سے" کے موضوع پر کی۔ جس میں آپ نے مختلف قرآنی آیات کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان ہستی کو واضح کیا۔

محترم مرزا صاحب کی یہ تقریر ۱۵ منٹ تک جاری رہی۔

اس تقریر کے بعد محترم راجہ باسط احمد صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بائیبل" کے موضوع پر تقریر کی جس میں آپ نے پرانے اور نئے عہد نامہ کے مختلف حوالوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ آپ کی یہ تقریر قریباً آدھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

جلسہ کا آخری اور صدارتی خطاب مسٹر کریگی کا تھا۔ جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ (Life of Muhammad) کے موضوع پر کیا۔ جس میں آپ نے نہایت دلکش انداز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کا ذکر آپ کی پیدائش سے لیکر وفات تک کیا۔

اس تقریر سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ایک روشن اور کھلی ہوئی کتاب کی مانند ہے اور اس امر کے اپنے اور غیر سب یکساں طور پر معترف ہیں۔

مسٹر پیٹر کریگی کا یہ خطاب قریباً ½ گھنٹہ تک جاری رہا اور اس طرح یہ مبارک جلسہ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ میں پانچ غیر از جماعت احمدی بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ جلسہ کے مہمانوں کی کافی وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو ان ممالک میں زیادہ سے زیادہ ترقی و مضبوطی عطا کرتا چلا جائے۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

○

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں سچ فرمایا ہے کہ:۔

وجعلت دسکرۃ المدام مخربا
وازلت حانتھا من البلدان

سبحان اللہ صحابہؓ کا کیسا پاکیزہ عمل اور تعمیل حکم تھا۔ بمثل ھذا فلیعمل العاملون!

مطالعہ کتب

ماہ مئی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کے خطبات بعنوان "اسلام مذہبی آزادی اور رواداری کا ضامن ہے" مقرر ہے خدام سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۰ اپریل تک سو فیصد بجٹ وصول کرنے والی مجالس

ضلع پشاور: بازید خیل
" گجرات: دیونہ ماچھرہ - کنجاہ - لالہ موسیٰ - بھلیسر انوالہ
" لاہور: کماسی۔
" سیالکوٹ: ترسکہ سیال - ٹھرویانوالہ - کنجروڑ - بستان افغاناں۔
" گوجرانوالہ: احسن آباد - کوٹ تارڑ - سکھیکی منڈی۔
" شیخوپورہ: چک سکھ ساہوال - سید سوار - کالی بیر۔
" سرگودھا: ۳۵ جنوبی - ۹ شمالی بیار - کوٹ مومن - ۳۲ جنوبی۔
" فیصل آباد: ۲۰۳ رب مانانوالہ - ۲۰۹ رب اکال گڑھ - ۱۲۰ ج ب بانسوالا
۱۲۸ رب بہلولپور - ۲۱۹ رب گنڈا سنگھ والا - ۲۶۸ ج ب - ۳۳۲
ج ب دھنی دیو - ۵۷ ج ب گھسیالہ - ۳۳ ج ب - ۳۰ ج ب
۲۸۷/۲ ج ب - ۸۹ ج ب دھول ماجرہ - ۸۸ ج ب حسیانہ -
۸۹ ج ب رتی - ۹۲ ج ب - ۹۹ ج ب - ۲۷۵ رب کرتارپور -
۲۶۲ رب کھرڑیانوالہ - ۶۹ رب گھسیٹ پورہ - ۷ رب - ۲۸
رب چوہدری والا - ۷۰ رب بھیم سنگھ والا - ۹۱ رب سیدیانوالہ -
۶۷ رب - ۱۰۹ رب - مسعود آباد - ۱۰۹ رب روڈہ - ۱۰۹ گ ب
زاہد گڑھ - ۵۵۹ گ ب - ۱۰۸ ج ب ٹھوٹھی - ۴۰ گ ب - ۴۸
گ ب - ۲۷۸ گ ب - ۴۷ گ ب - ۶۳۶ گ ب - ۴۳۸ گ ب
۳۶۷ ج ب جلیانوالہ - ۲۹۲ ج ب - ۲۸۷ ج ب بلاسپور
۳۰۰ ج ب - ۲۲۶/۴۰ ج ب - ۳۱۲ ج ب ٹکھووالی - ۳۳۳
ج ب - ۲۹۵ گ ب بیریانوالہ - پیر محل - ۵۲/۳ ٹکڑا۔
۵۲۸ گ ب - ۳۸۸ گ ب سمندری - ۱۳۷ گ ب - ۵۲ گ ب
۱۷۴ گ ب - ۲۰۸ گ ب - ۲۹۰ گ ب - ماموں کانجن - ۹۸
گ ب - ۳۵ رب لوہکر - ۲۹۱ رب کھیوہ - ۱۷۴ رب چوہڑی
۱۳۹ رب گھمی - ۲۰۳ گ ب - ۱۹۵ رب جھنڈانوالہ - ۵۵
گ ب - ۵۹۱ گ ب - ۱۰۷/۳ غربی - ۵۹۳ گ ب - ۵۶۵ گ ب
ضلع ملتان: کوٹھے والا - ۹۳۴ محمود آباد
" وہاڑی: 257/E.B.
" ساہیوال: 136/9-L - 40/4-R - 90/12-L
" مظفر گڑھ: چوک منڈا۔
" بہاولنگر: 169/7-R ، 166/7-R ، 186/7-R ، 191/7-R ، 196/7-R
164/6-R ، 185/6-R ، ۱۶۹ مراد ، 59/4-R ،
111/4-R ، فورٹ عباس۔
" رحیم یار خاں: بستی جھبول - 33/NP شرقی - 216/P - جھبول 213/P - بستی اللہ بخش ، بستی بابا جھنڈا۔
" خیرپور: کروندی - گوٹھ سلطان علی - گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر۔
" نوابشاہ: گوٹھ امام بخش - نصرآباد - دوڑ - بھریا روڈ - گوٹھ حاجی رسول بخش - قادر آباد۔
" حیدرآباد: ناصر آباد فارم - گوندل فارم کوٹڑی۔
" سانگھڑ: احمد پور
" تھرپارکر: ۲۵۰ الف کا چھپرو - نورنگر اسٹیٹ - کریم نگر فارم - بشیر فارم
" کراچی: سوسائٹی۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اپنے کاروبار کو ترقی اور وسعت دینے کا بہترین ذریعہ
الفضل میں اشتہار دیا کریں (منیجر)

تبدیلی حالات کا تقاضا

تحریک جدید کے مالی جہاد کے ایک مجاہد مکرم ملک بشیر احمد صاحب چکوالی تحریر فرماتے ہیں:-

"اب اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے۔ میرا لڑکا عزیزم منور احمد (بیرون ملک) کام کرتا ہے۔ اب میری یہ دلی خواہش ہے کہ بیس سال پیچھے چندہ تحریک جدید صف اول شروع کر دوں اور پینتالیس سال تک ادا کر کے صف اول میں باقاعدگی کے ساتھ شامل ہو جاؤں۔"

جماعت میں سینکڑوں ایسی مثالیں ہوں گی کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے زیادہ مالی کشائش بخشی ہوگی۔ اسی قسم کی تبدیلی حالات کا تقاضا ہے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی نئی استطاعت کے مطابق حصہ لیا جائے۔ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ نے چندہ کا ایک کروڑ روپیہ کا جو ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے وہ مخلصین سے اعلیٰ اور ارفع معیار قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اسی کی توفیق سعید بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

متابعت قرآن کریم کی برکات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"آثار و انوار قبولیت حضرت احدیت انہیں لوگوں میں ظاہر ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ جنہوں نے اس پاک کلام کی متابعت اختیار کی۔ دوسرے فرقوں میں ہرگز ظاہر نہیں ہوتے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ [illegible])

قرآن پاک کی متابعت کے لئے اس کا پڑھنا اور سیکھنا از بس ضروری ہے۔ انصار اللہ کے امتحانات اسی غرض کے لئے رکھے گئے ہیں۔ ان میں شریک ہو کر آپ مندرجہ بالا برکات سے حصہ پا سکتے ہیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانات دارالقضاء

(۱) مکرم برکت علی صاحب ۱۲/۳ دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ تمیزہ خاتون صاحبہ موصیہ وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ ۱۲/۳ واقع محلہ دارالرحمت ربوہ والدہ صاحبہ مرحومہ کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحومہ کے مندرجہ ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور میرے والد مکرم شیخ جمیل احمد صاحب کے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے:-
(۱) محمد یوسف صاحب (۲) محمد یونس صاحب
لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۱۲/۳ مکرم شیخ جمیل احمد صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(۲) مکرم ... حسین صاحب ۱۴/۲ فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم خادم حسین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۱۴/۲ واقع فیکٹری ایریا ربوہ میرے والد مرحوم کے نام الاٹ ہے جو انہوں نے اپنی زندگی میں میرے نام منتقل کرنے کے لئے تحریراً کہہ گئے تھے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات

(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطایا دہندگان برائے مریضان فضل عمر ہسپتال

۱۱ مارچ ۱۹۷۹ء تا ۱۵ اپریل ۱۹۷۹ء

(قسط ۲)

۷۲۔ احسان الحق خان صاحب آف چنیوٹ ۰۰ — ۵۰

۷۳۔ ملک حبیب الرحمان صاحب دارالبرکات ربوہ ۰۰ — ۵۰

۷۴۔ بشیر احمد صاحب ابن چوہدری فضل احمد صاحب ۱۰/۱۱ ایل ساہیوال ۰۰ — ۵۰

۷۵۔ اے نور صاحب چوہدری راولپنڈی ۰۰ — ۱۰۰

۷۶۔ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ ناصر احمد صاحب ظفر خانیوال ۰۰ — ۱۰

۷۷۔ امۃ النصیر مرزا صاحبہ دارالصدر جنوبی ربوہ منجانب
امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا عبدالمجید صاحب مرحوم ۰۰ — ۱۰

۷۸۔ " " " " از مسز ملک ظفر احمد خان صاحب ۰۰ — ۱۰

۷۹۔ " " " " از مسز مرزا سلطان بیگ صاحب مرحوم ۰۰ — ۱۰

۸۰۔ " " " " از مسز مرزا اسلم بیگ صاحب ۰۰ — ۵۰

۸۱۔ لطیف احمد شیخ صاحب چشمہ بیراج کالونی ۰۰ — ۲۰

۸۲۔ ڈاکٹر ادریس احمد صاحب ہوسٹن ٹیکساس امریکہ ۰۰ — ۱۰۰

۸۳۔ مسز نثار ظفر صاحب راوی روڈ لاہور ۰۰ — ۲۰

۸۴۔ بشیر احمد صاحب اسلام آباد ۰۰ — ۲۰

۸۵۔ صادقہ یاسمین صاحبہ C/O یحییٰ نور صاحب لاہور ۰۰ — ۲۰

۸۶۔ چوہدری ناظر علی خان صاحب چک ۶۱ ج ب کھیم سنگھ والا ۰۰ — ۱۰

۸۷۔ آفتاب احمد صاحب " " " ۰۰ — ۱۰

۸۸۔ عزیزہ حمیدہ بیگم صاحبہ چک جمال جہلم ۰۰ — ۱۰

۸۹۔ میجر ولید اسلم صاحب منہاس " " ۰۰ — ۴۵

۹۰۔ عبدالقدوس صاحب احمدی نواب شاہ ۰۰ — ۱۰۰

۹۱۔ خواجہ شریف احمد صاحب C/O خواجہ حنیف احمد صاحب ربوہ ۰۰ — ۵۰

۹۲۔ بیگم صاحبہ ڈاکٹر ارشد محمود صاحب ملتان ۰۰ — ۵۰

۹۳۔ چوہدری محمد شریف صاحب چک ۵/۱۴ ایل ساہیوال
بذریعہ منیر احمد صاحب ملک شمیم میڈیسن ربوہ ۰۰ — ۵۰

۹۴۔ حمیدہ بیگم صاحبہ دارالصدر غربی ربوہ ۰۰ — ۳۰

۹۵۔ سہیل احمد صاحب " " " ۰۰ — ۳۰

۹۶۔ شہناز زبیری صاحبہ بذریعہ محمد شفیع صاحب اشرف
مربی راولپنڈی ۰۰ — ۸۰

۹۷۔ چوہدری فضل احمد صاحب ربوہ ۰۰ — ۱۰۵

۹۸۔ مرزا فرید احمد صاحب ربوہ ۰۰ — ۱۰۰

۹۹۔ راجہ داؤد احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ ۰۰ — ۲۰

۱۰۰۔ حوالدار ناصر احمد صاحب ر، ک، م ۰۰ — ۵۵

۱۰۱۔ عزیزہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اعجاز احمد صاحب چنیوٹ ۰۰ — ۱۰

۱۰۲۔ سعدیہ بنت ناصر احمد صاحب پروازی دارالبرکات ربوہ ۰۰ — ۵۰

۱۰۳۔ مسرت عزیز صاحبہ اعجاز احمد صاحب و سجاد احمد صاحب
دارالنصر ربوہ ۰۰ — ۱۵

۱۰۴۔ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام احمد صاحب
لطیف آباد حیدرآباد ۰۰ — ۱۰۰

۱۰۵۔ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب وہاڑی
بذریعہ چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان ۰۰ — ۱۰۰

۱۰۶۔ ملک ممتاز احمد صاحب گھوگھیاٹ ۰۰ — ۱۰۰

۱۰۷۔ امۃ النصیر صاحبہ گولبازار ربوہ ۰۰ — ۲۵

۱۰۸۔ بشریٰ بیگم صاحبہ۔ مدثرہ بیگم۔ عطاء الجبار صاحب
پسران عبدالمنان ناصر گولبازار ربوہ ۰۰ — ۳۰

۱۰۹۔ عبدالمنان صاحب ناصر۔ لطف الرحمان صاحب پسران

اداریہ (بقیہ ۲)

ہیں جس طرح پر قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی قولی کتاب ہے اور قانونِ قدرت اس کی فعلی کتاب ہے اسی طرح پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھی ایک فعلی کتاب ہے جو گویا قرآن کریم کی شرح اور تفسیر ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۶، ۱۷)

میاں عبدالسلام صاحب ربوہ ۰۰ — ۲۰

۱۱۰۔ نعیم الدین صاحب ولد معین الدین صاحب دارالیمن ربوہ ۰۰ — ۱۰

۱۱۱۔ مبارک احمد صاحب عبد اعجاز ربوہ ۰۰ — ۱۰

۱۱۲۔ ا۔ب۔ح ربوہ ۰۰ — ۵۰

۱۱۳۔ رانا عبدالرحمن صاحب بذریعہ مراد علی صاحب ۰۰ — ۱۰

۱۱۴۔ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب سرجیکل سپیشلسٹ ربوہ ۰۰ — ۱۰

۱۱۵۔ ملک شریف احمد صاحب سبی بلوچستان ۰۰ — ۵۰

۱۱۶۔ قریشی محمد یوسف دارالصدر شمالی ربوہ ۰۰ — ۱۰

۱۱۷۔ چوہدری محمد اقبال صاحب دارالصدر غربی ربوہ ۰۰ — ۱۰

۱۱۸۔ راجہ محمد نواز صاحب چوآسیدن شاہ ۰۰ — ۱۰۰

۱۱۹۔ شیخ سمیع اللہ صاحب فیصل آباد ۰۰ — ۱۰۰

۱۲۰۔ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالکریم صاحب بھٹہ گوجرانوالہ ۰۰ — ۵۰

۱۲۱۔ چوہدری داؤد احمد صاحب ۶۰ ج ب چک کھوسکی ۰۰ — ۴۰

۱۲۲۔ چوہدری غلام احمد صاحب دارالرحمت ربوہ ۰۰ — ۱۰

۱۲۳۔ مسز طارقہ ناصر صاحبہ اسلام آباد ۰۰ — ۲۰

۱۲۴۔ عبدالعزیز صاحب فیکٹری ایریا سیالکوٹ ۰۰ — ۱۰۰

۱۲۵۔ سارہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالماجد صاحب اچھرہ لاہور ۰۰ — ۱۵

۱۲۶۔ منصور احمد صاحب بھٹی گلبرگ۔ لاہور ۰۰ — ۱۰۰

۱۲۷۔ انور بیگم صاحبہ بیگم ملک فضل حق خان صاحب
گلشن اقبال کراچی ۰۰ — ۲۰

۱۲۸۔ بیگم محمود احمد صاحب قریشی گلبرگ لاہور ۰۰ — ۴۰

۱۲۹۔ محمد یعقوب صاحب ولد رحیم بخش صاحب جڑانوالہ ۰۰ — ۱۰۰

۱۳۰۔ سیدہ در ثمین صاحبہ کراچی ۰۰ — ۲۵

۱۳۱۔ سید حسنات احمد صاحب اسلام آباد ۰۰ — ۵۰

۱۳۲۔ مبارک سنز ملتان ۰۰ — ۷۵

۱۳۳۔ سکینہ بی بی صاحبہ معرفت محمد رمضان صاحب
سلطان پورہ روڈ لاہور ۰۰ — ۲۰

۱۳۴۔ مسز اکرام اللہ صاحب ملتان ۰۰ — ۵۵

۱۳۵۔ منور احمد صاحب گوندل گوجرانوالہ ۰۰ — ۳۵

۱۳۶۔ عبدالغفور صاحب پشاور روڈ راولپنڈی ۰۰ — ۱۰

۱۳۷۔ سیدہ زہرہ بیگم صاحبہ لطیف آباد حیدرآباد ۰۰ — ۱۵۰

۱۳۸۔ چوہدری غضنفر حمید القرنین صاحب
قادرآباد چوہڑیاں حال لاہور ۰۰ — ۲۰۰

۱۳۹۔ ستارہ حکمت صاحبہ ایم اے نیو سمن آباد لاہور ۰۰ — ۱۰۰

۱۴۰۔ سیدہ امۃ الوحید صاحبہ ڈاکخانہ میانی ضلع سیالکوٹ ۰۰ — ۱۵

۱۴۱۔ عبدالباسط صاحب ربوہ ۰۰ — ۱۰

۱۴۲۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ۰۰ — ۳۶۶

۱۴۳۔ بریگیڈیئر امان الرحمن صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۰۰ — ۱۰۰

۱۴۴۔ چوہدری رشید محمود صاحب پشاور ۰۰ — ۳۰

۱۴۵۔ محمد عبداللہ خان صاحب " ۰۰ — ۱۳۰

۱۴۶۔ میاں محمود احمد صاحب مرحوم " ۰۰ — ۲۰

(باقی)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جو خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے وہ ہمیشہ نفع میں رہتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"دوستوں کو یہ نکتہ سمجھنا چاہیئے اور اسے ہر دم اپنے مدنظر رکھنا چاہیئے کہ دین اور سلسلہ کے لئے جب بھی ان کے مالوں کی ضرورت پیش آئے انہیں وہ اموال بغیر کسی خوف اور بغیر کسی خطرہ کے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دینے چاہئیں کیونکہ وہ جو خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے ہمیشہ نفع میں رہتا ہے۔"

اس وقت غلبۂ اسلام کی عظیم مہم صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو آپ کے اموال کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم یہ نفع مند سودا کر لیں۔ آمین۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ضروری ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۔ "قرآن کریم کے بغیر آپ کے گھر بھی بے برکت رہیں گے۔ ہر احمدی کا گھر ایسا ہونا چاہیئے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہے صبح کے وقت اسی کی تلاوت کر رہا ہو۔" (الفضل ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء)

۲۔ "جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدیت کی ترقی اور اسلام کا غلبہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم خود کو بھی اور اپنے ماحول کو بھی قرآن کریم کے انوار سے منور کریں اور منور رکھیں۔" (الفضل ۹ جولائی ۱۹۶۷ء)

جملہ اراکین انصار اللہ سے گذارش ہے کہ مندرجہ بالا ہدایات کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے محمد نصر اللہ خان (بی۔ اے۔ بی۔ ای۔ ٹی) کا نکاح عزیزہ امۃ النصیر سلمہا اللہ تعالیٰ بنت محترم مرزا بشیر احمد صاحب آف لنگروال حال راولپنڈی چھاؤنی کے ہمراہ مبلغ سات ہزار روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ۹ مئی ۱۹۷۹ء بروز بدھ بعد نماز عصر مسجد دارالبرکات ربوہ میں پڑھا۔ عزیزہ امۃ النصیر حضرت مرزا برکت علی صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی اور عزیزم محمد نصر اللہ خان محترم حضرت حکیم میاں سراج الدین صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آف ڈھڈرانجھا ضلع سرگودھا کا پوتا ہے۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور یہ تعلق ثمرات حسنہ ثابت ہو۔ آمین

(راجہ زین العابدین۔ نمبر ۱۲۵/۳ "الحفیظ" دارالبرکات ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ اہلیہ سیٹھ عزیز احمد صاحب عرصہ سے مرض شوگر و دیگر امراض سے بیمار ہیں کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ غذا کوئی نہیں کھا سکتیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔

(حمید احمد سیٹھی۔ گ/ڈ سیٹھ عزیز احمد نو کوٹ ضلع تھرپارکر سندھ)

۲۔ خاکسار عرصہ ایک ماہ سے دل کے عارضہ کی وجہ سے شدید بیمار ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ادریس عرفانی میرپور سندھ)

۳۔ میری خالہ محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ بستی جمالی والہ اور میرے خالہ زاد بھائی حکیم عبدالحمید جمالی کو دیوار گرنے سے شدید چوٹیں آئی ہیں۔ حکیم عبدالحمید صاحب کا نشتر ہسپتال ملتان میں آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خالہ محترمہ اور خالہ زاد بھائی کو جلد از جلد صحت کاملہ سے نوازے۔ آمین (محمد اعظم طاہر اوچ شریف ضلع بہاولپور۔)

صاحب نصاب احباب زکوٰۃ مرکز کو ارسال کریں

حدیث شریف میں آتا ہے، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے مختلف رنگ میں سوال فرمائے گا۔ کسی سے یہ سوال کرے گا میں بھوکا تھا تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ کسی سے یہ دریافت فرمائے گا میں پیاسا تھا تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔ کسی سے اس امر کے متعلق پوچھے گا کہ میرے پاس کپڑا نہ تھا تو نے مجھے نہ پہنایا۔ اس پر ہر شخص متعجب ہو کر جواب دے گا اے باری تعالیٰ! تو بھلا کسی چیز کا محتاج ہو سکتا تھا تو تو تمام خزانوں کا خود مالک ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ دیکھ میرا فلاں بندہ بھوکا تھا۔ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو مجھے وہاں ضرور پاتا۔ میرا فلاں بندہ پیاسا تھا اگر تو اسے پانی پلاتا تو مجھے وہاں ضرور دیکھتا۔ میرے فلاں بندے کے پاس کپڑا نہ تھا اگر تو اسے کپڑا پہناتا تو اس کے پاس مجھے ضرور پاتا۔

مذکورہ بالا حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی غریب اور محتاج مخلوق سے کس قدر محبت اور ہمدردی ہے کہ قیامت کے روز اس بارہ میں خاص سوال فرمائے گا۔ خاکسار جماعت کے ذی ثروت احباب سے اپیل کرتا ہے کہ ان پر جتنی بھی زکوٰۃ واجب آتی ہے، مرکز میں جلد ارسال فرمائیں اور اللہ تعالیٰ کی غریب مخلوق سے عملی ہمدردی کر کے ان کی دعائیں حاصل کریں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریب شادی

مورخہ یکم مارچ ۱۹۷۹ء بروز جمعرات میری بچی عزیزہ شاہدہ متین صاحبہ کی شادی عزیزم سید محمد اقبال شاہ صاحب ابن حضرت سید عبدالرحیم شاہ صاحب مرحوم بھنگلہ (مانسہرہ) سے ہوئی۔ برات سید محمد بشیر شاہ صاحب کی قیادت میں بھنگلہ سے راولپنڈی پہنچی۔ مکرم و محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی، محترم مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ اور دیگر احباب جماعت نے برات کا استقبال کیا۔ بعدہٗ محترم مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ بارہ ہزار روپیہ حق مہر پر نکاح کا اعلان فرمایا۔ آخر میں محترم چوہدری احمد جان صاحب نے دعا کرائی اسی دن ساڑھے تین بجے برات راولپنڈی سے بھنگلہ واپس گئی۔

مورخہ ۲ مارچ بروز جمعہ محترم سید محمد بشیر شاہ صاحب نے بھنگلہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں غیر از جماعت معززین نے بھی شرکت کی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت و رحمت بنائے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین۔

(چوہدری) عبدالعزیز۔ راولپنڈی
سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جہلم۔

⊙ وی سی آر ⊙ ٹیلیویژن ⊙ ٹیپ ریکارڈ ⊙ ٹرانسسٹر
⊙ چینجر اور الیکٹرک ریڈیو کی معیاری مرمت کے سپیشلسٹ
ڈان محلہ دارالبرکات ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مرکزی امتحانات اطفال و خدام مورخہ ۲۵/۲۴ مئی اور یکم جون کو ہوں گے۔

جملہ قائدین سے درخواست ہے کہ وہ تمام خدام و اطفال کی شمولیت کیلئے کوشش کریں۔!

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ